فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(اگر تم خود نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھو)

اَلْاِفَاضَاتُ السَّنِیَّہ

اَلْمُلَقَّبُ بِہٖ

فتاویٰ مہریہ

مجدّدِ دین وملّت، فاتحِ قادیانیت حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی قدس سرہٗ العزیز

بایماء

حضرت پیر سیّد غلام محی الدین گیلانی قدس سرہٗ العزیز

باہتمام

حضرت پیر سیّد غلام معین الدین گیلانی قدس سرہٗ العزیز

حضرت پیر سیّد شاہ عبدالحق گیلانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین گولڑہ شریف

بار	پنجم
تعداد	۴۰۰۰
مقامِ اشاعت	گولڑہ شریف
تخریج	علامہ سیّد ظفر علی شاہ، علامہ اختر حبیب اختر
گرافک ڈیزائنر	محمد نعیم
پروف ریڈنگ	شیخ الحدیث علامہ مشتاق احمد چشتی، قاری غلام محی الدین
مطبع	پرنٹنگ پروفیشنلز، لاہور فون 042-37553711
ہدیہ	200 روپے

شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ جولائی 2010ء

ملنے کا پتہ

کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

براہین سے یہ ثابت فرمایا کہ کلمہ توحید کا وہ معنی جس پر زمانۂ رسالتمآب ﷺ سے تمام اہل اسلام متفق چلے آئے ہیں ایمان شرعی کے حاصل کرنے اور کفر و شرک سے نجات پانے کے لیے وہی کافی ہے البتہ اس مفہوم ظاہری کے ساتھ ایک باطنی مفہوم کی طرف بھی اشارہ موجود ہے اور کتاب و سنت کے بعض اشارات بھی اس کی تائید کرتے ہیں جو کہ محض اربابِ باطن، حضراتِ اہل اللہ کے مکشوفات سے ہے۔ اور اس کا انکار کرنا کفر نہیں ہاں یہ بات اور ہے کہ اس قدر مشاہیر اولیاءِ کرام کے متفقہ نظریہ کو محض کم فہمی کی بناء پر خلافِ شرع اور غلط کہنے میں سوء خاتمہ اور شقاوت و حرمان کا خطرہ ضرور ہے۔ دوسری طرف آپؒ نے اس مسئلہ کی مکمل تشریح اور تفسیر فرما کر علماء ظاہر کے بعض بے محل اعتراضات کا پردہ چاک کر دیا جو کہ کم فہمی کی بناء پر ہر دور میں اس نظریہ کشفیہ کے متعلق وارد کئے جاتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں وحدتِ وجود اور وحدتِ شہود کے درمیان فرق اور حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے کلام سے بعض پیدا شدہ شبہات کا مکمل جواب تحریر فرما کر اس نو پیدا اختلاف کو بھی کافی حد تک ختم کر دیا جو صوفیائے وجودیہ اور شہودیہ کے مابین پیدا ہو رہا تھا۔ کتاب مذکور کے علاوہ آپؒ کے مکتوبات اور ملفوظات میں بھی اس موضوع پر کافی ذخیرہ موجود ہے جو کہ اربابِ ذوق کے لیے موجبِ بصیرت ہے۔

مسلمانانِ ہند کی سیاسی رہنمائی:۔

جنگِ بلقان کے زمانہ میں جب مسلمانانِ ترکستان حکومتِ برطانیہ سے برسرِ پیکار تھے تو ہندوستان کے اکثر اکابر نے ہجرت کی تحریک شروع کی۔ آپؒ نے بمعہ بعض دیگر اکابرِ ہند، اس تحریک کی زبردست مخالفت کی اور اس کے خطرناک نتائج سے مسلمانوں کو بروقت متنبہ کیا۔ اربابِ تحریک نے مختلف قسم کے غلط الزامات عائد کئے حتیٰ کہ حکومت برطانیہ کی ہمنوائی سے بھی مطعون کیا مگر آپؒ کے پائے استقلال میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ تحریک والوں کی طرف سے بعض خصوصی نمائندے تبادلۂ خیال کے لیے حاضرِ خدمت ہوئے مگر آپؒ کے دلائل کے سامنے بجز خاموشی کے چارہ نہ رہا اور الٹا اکابرینِ تحریک کی غلطی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے اور بات بھی معقول تھی۔ کیونکہ شرعی لحاظ سے جہاں پر شعائر اسلام کے ادا کرنے سے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو وہاں سے ہجرت کرنا فرض نہیں اور ہندوستان سے ہجرت کرنے کی نوعیت ہی کچھ اور تھی۔ جس سے علاوہ کسی اسلامی مفاد حاصل نہ ہونے کے یہ زبردست خطرہ بھی موجود تھا کہ اگر بانیانِ تحریک کی خواہش کے مطابق تمام مسلمان یہاں سے بستر بوریا باندھ کر چل کھڑے ہوتے تو اس غربتِ اسلام کے دور میں پھر